سوال

انے وا(290)ے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رے میں شریعت کا کیا حکم ہے جو نماز کا تارک ہے ' رمضان کے مہینے میں روزے نہیں رکھتا۔ دین کا مذاق اڑاتا ہے اور سنت نبوی کا مذاق اڑاتا ہے مثلاً داڑھی رکھنا یا کپڑا ٹخنوں سے اونچا رکھنا ' براہ کرام یہ بھی فرمائیے کہ جو شخص اس قسم کی حرکت کرتا ہے اس کے ساتھ ہمیں کیا سلوک کرنا چاہئے ' خواہ وہ بھائی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ر کو جان بوجھ کر ترک کرنے والا اگر نماز کا منکر ہے تو اس کے متعلق علمائے اسلام کا اجماع ہے کہ وہ کافر ہو جاتا ہے اور اگر سستی کی وجہ سے ترک کرے تو اس کے متعلق بھی صحیح قول یہی ہے کہ وہ کافر ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(وَالْعَهْدُ الَّذِی بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ) (سنن ترمذی رقم ۲۶۲۳، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ رقم ۱۰۷۹، مسند احمد [illegible] ۱/۷، سنن الدارمی، السنن الکبری للبیهقی [illegible] ۱۱/۳۴ و صحیح ابن حبان رقم ۱۴۵۴)

نوں اور کافروں) کے درمیان عہد (کی ظاہری علامت) نماز ہی ہے۔ جس نے اسے ترک کر دیا اس نے کفر کیا۔'' حدیث مسند احمد اور سنن اربعہ میں حضرت بریدہ بن حصیب سے صحیح سند کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔

ں کے علاوہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

لْكُفْرِ وَالشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلَاةِ) (صحیح مسلم)

ر کفر و شرک کے درمیان حد فاصل ترک نماز ہے [illegible] بیہقی ج ۳ ص ۳۶۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ ' ج ۱۱/ص [illegible] تعظیم [illegible] : ۱۴۔ سنن دارمی ج ۱ ص ۲۸۰۔ دار قطنی [illegible] ۲۳۲)

اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی کتاب ''صحیح'' میں روایت کیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی اس مسئلہ کے بہت سے دلائل ہیں۔

اور جو شخص دین اسلام کا مذاق اڑائے یا کسی ایسی سنت کو نشانہ تضحیک بنائے جو رسول اللہ e سے ثابت ہے۔ مثلاً پوری داڑھی رکھنا ' کپڑا ٹخنوں سے اوپر یا آدھی پنڈلی تک رکھنا اور اسے معلوم بھی ہو کہ یہ واقعی سنت ہے ' وہ کافر ہو جاتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کو محض اس لئے مذاق کرے کہ وہ اسلام ۔

وَآیَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ﴿٦٥﴾ ... ﴿٦٦﴾ التوبة

م اللہ تعالی سے ' اس کی آیتوں سے اور اس کے رسول سے مذاق کرتے ہو؟ معذرت نہ کرو۔ تم ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو گئے ہو''۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ